REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲۰ شہادت ۱۳۳۷ ھش ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالت انصاف کے نائب صدر منتخب ہو گئے

آپ تین سال تک اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہیں گے

یہ خبر نہایت درجہ خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ہیگ کی عالمی عدالتِ انصاف کا نائب صدر منتخب کیا گیا ہے یہ انتخاب مورخہ ۱۷ اپریل کو عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر ناروے کے جناب Helge Klaestad کو عالمی عدالتِ انصاف کا صدر منتخب کیا گیا۔ جناب Helge Klaestad اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب از روئے قواعد صدر اور نائب صدر کے جلیل القدر مناصب پر تین سال تک فائز رہیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کے اس نئے اعزاز کو محترم چوہدری صاحب موصوف اور پاکستان کے لئے مبارک کرے۔ اور اسے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور محترم چوہدری صاحب موصوف کو اسلام اور عالم انسانیت کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا کرے۔ اور اس امر کو آپ کے اقبال اور مرتبہ میں روز افزوں ترقی کا موجب بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

نمازِ تراویح میں ختم القرآن اور پُرسوز اجتماعی دُعا

ربوہ ۱۹ اپریل۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے مسجد مبارک میں کل مورخہ ۲۸ - ۲۹ رمضان المبارک کی درمیانی رات نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کیا۔ نماز تراویح اور اجتماعی دعا میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

نماز تراویح کے دوران ہر دوسری رکعت میں رکوع کے بعد سجدہ میں جانے سے قبل مکرم حافظ صاحب نے قرآنی دعائیں باآواز بلند نہایت پُرسوز لہجہ میں پڑھیں۔ جس سے مقتدیوں پر ایک خاص کیفیت طاری ہو رہی تھی۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے دعاؤں کے خصوصی مواقع کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم شمس صاحب نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرائی۔ یہ دعا بھی جذب و کیف کا ایک خاص رنگ لئے ہوئے تھی ہزاروں بندگانِ خدا نے اپنے مولا کے حضور اس قدر عاجزی اور درد و الحاح سے دعائیں کیں کہ مسجد کی فضا ایک بار پھر ہچکیوں، سسکیوں اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی آوازوں سے گونج اٹھی۔ اور ایک ایسا روح پرور سماں بندھ گیا کہ جس کی یاد کبھی نہیں بھلائی جا سکتی۔

اعلانِ تعطیل

عید الفطر کے موقعہ پر مورخہ ۲۱ اپریل بروز دوشنبہ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۲ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

سویڈن کو پاکستان کے لئے چھ مال بردار جہازوں کے آرڈر دیئے جائیں گے

سٹاک ہالم ۱۹ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خزانہ سید امجد علی نے اخباری نمائندوں سے ایک ملاقات میں انکشاف کیا کہ سویڈن کو پاکستان کے لئے سات ہزار ٹن سے دس ہزار ٹن تک وزن کے چھ مال بردار بحری جہازوں کی تیاری کا آرڈر دیا جائیگا۔ بشرطیکہ قیمتوں کا تصفیہ حسب مطلب رہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں سویڈن کی فنی امداد سے لوہے کا کارخانہ قائم کرنے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

درخواستِ دُعا

بی ۔ اے اور بی ۔ ایس ۔ سی کے امتحانات ۲۶ اپریل ۵۸ء سے شروع ہو رہے ہیں احباب امتحان میں شامل ہونیوالوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ اپریل ۵۸ء

صدق جدید لکھنؤ کا ایک مضمون

— سلسلہ کے لئے الفضل ۱۷ اپریل —

(۳)

صوفی نذیر احمد صاحب نے اپنی قسط اول میں احمدیت اور بانیٔ احمدیت کے متعلق جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں۔ وہ ایسے شخص کے خیالات ہیں۔ جو قوم پرستانہ سیاسی عینک ہی سے صرف سطحی نگاہ ڈال کر اپنے فقرے چست کر رہا ہوں۔ اور بجائے اس کے کہ احمدیت کے تمام لٹریچر دماعلیہ کا تحقیقاتی طور پر مطالعہ کر کے کچھ کہا جائے صرف By the way سنے سنائے پہلے سے طے شدہ اور مقررہ زاویہ سے جو کچھ نظر آئے کہتا چلا جاتا ہو۔

ایک محقق کے بیان کی شرط اول یہ ہے۔ کہ جو کچھ کہے اس کے ثبوت کے لئے حوالہ اور دلیل بھی ساتھ ساتھ پیش کرے۔ صوفی صاحب کا یہ مضمون صرف اس شرط اول سے ہی بالکل مبرا نہیں۔ بلکہ محض ذاتی قیاس آرائیوں کا مجموعہ ہے۔ آپ بظاہر اپنی رائے بڑے وثوق سے بیان کرتے ہیں۔ اس طرح ان کا طریق صرف سطحی نقرہ بازی سے متاثر ہونے والوں کو تو شائد متاثر کرے۔ لیکن جو لوگ دعوے کے ساتھ ثبوت اور دلیل چاہتے ہیں وہ سخت مایوس ہوتے ہیں۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں:-

"مرزا غلام احمد صاحب کو امت سے اپنے دعاوی منوانے پر اس سے کہیں زیادہ اصرار تھا۔ کہ جتنا حقائق دین کو غیر مسلموں سے منوانے پر تھا۔ ان کا جوش اسلام کو منوانے سے کہیں زیادہ اپنے منوانے کے لئے ہوتا تھا۔ اس کا نقد پھل یہ ہے۔ کہ امت کے مقابل انہوں نے خود امت کے اندر سے ایک خود کفیل فرقہ کھڑا کر دیا۔ جسے سرے سے امت کے وجود و ایمان ہی سے اگر کھلا انکار نہیں تو خنک ضرور ہے لیکن یہ یورپ کی یا ایشیا کی ایک قوم کو بھی اپنے خود ساختہ دائرہ دینی میں نہ لا سکے۔ خدا نہ کردہ اگر قادیانی تحریک یورپ ایشیا کی کسی قوم کو دائرہ اسلام میں لے آتی۔ اور اسے پاؤں دھرنے کو کہیں جگہ مل جاتی تو قطعی وہ امت اسلامیہ کی کھلی تکفیر ہوتی۔ اس کی انگریز سے وفاداری بھی ایک ہی معنے رکھتی تھی۔ وہ چاہتی تھی۔ کہ امت کے مقابل اسے کوئی طاقتور حلیف مل جائے۔ تاکہ وہ "منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد" کا نعرہ بے تامل و بے باک ہو کر بلند کر سکے۔ مرزا صاحب کے متعلق یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے۔ کہ ان پر فرقہ باطنیہ اور فرقہ بہائیہ وغیرہ کا بہت زیادہ اثر تھا۔ اس لئے ان کا زور بیان تجدید امت کے بجائے اپنے نام کا ایک فرقہ کھڑا کرنا تھا۔ اپنے مریدوں کو "فرقہ احمدیہ" کا لقب خود مرزا صاحب ہی کا دیا ہوا ہے۔ لہذا اس تحریک میں تجدید ملت اسلامی کے بجائے تفریق ملت اسلامی پر زور اول سے کام کر رہی تھی۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۴ اپریل ۵۸ء)

اس پیرا میں صوفی صاحب نے مندرجہ ذیل الزامات لگائے ہیں۔

(۱) مرزا صاحب اپنا دعوے منوانے پر تجدید و احیا کی نسبت زیادہ زور دیتے رہے ہیں۔

(۲) مرزا صاحب نے امت کے مقابلہ میں الگ فرقہ کھڑا کیا ہے

(۳) احمدیت تمام امت مسلمہ کی مکفر ہوتی (قیاس)

(۴) ان پر فرقہ باطنیہ اور فرقہ بہائیہ کا بہت زیادہ اثر تھا

(۵) ان کا زور بیان تجدید امت کی بجائے اپنے نام کا ایک فرقہ کھڑا کرنا تھا۔

صوفی صاحب ایک پیرا میں کم از کم اتنے الزام لگا گئے ہیں لیکن صرف الزام ہی الزام ہیں۔ ثبوت اور دلیل ایک الزام کی بھی پیش نہیں کرتے ہیں۔ ایسے ناظر کا کیا کرے کوئی

احمدیت پر تنقید کرنے والوں کو ہم برا نہیں سمجھتے۔ ہم تو احمدیت کو بیچ میدان کے رکھتے ہیں۔ اور ہر ایک کو اس کے متعلق اپنی رائے کے اظہار کا پورا پورا حق دیتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہم یہ بھی امید رکھتے ہیں۔ کہ نقاد مخالف یا موافق جو کچھ کہے۔ اس کی کوئی ٹھوس بنیاد ہونی چاہیئے۔ جس طرح کسی تصویر پر تنقید کرنے والا انگلی رکھ کر بتاتا ہے کہ اس کی فلاں لکیر فلاں جگہ سے ناقص ہے۔ اور آرٹ کے اس اس اصول کے مطابق نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسی طرح احمدیت پر تنقید کرنے والا جہاں کوئی نقص نکالے۔ اس جگہ پر انگلی رکھ کر بتائے کہ یہاں نقص ہے۔ لیکن تصویر تو کبھی دیکھی نہ ہو۔ صرف سنی سنائی باتوں پر حکم لگانے والا نقاد آرٹ کا ماہر نہیں مانا جا سکتا۔

ہمیں یہاں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ احمدیت پر تنقید کرنے والے اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ کہ انہوں نے دین کے متعلق اپنی کوئی ذاتی رائے پہلے ہی طے کی ہوتی ہے۔ اور پھر اس رائے کو احمدیت کے متعلق سنی سنائی باتوں پر چسپاں کر دیتے ہیں اور اپنی بیزاریوں کو نعروں میں ڈھال لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں ہوتی۔ کہ اپنی علمیت کا ڈنکا خود بجایا جائے اور دانستہ یا نادانستہ دوسروں کو مغالطہ میں ڈالا جائے۔

اگرچہ صوفی صاحب نے مندرجہ بالا الزامات کو ثابت کرنے کے لئے کوئی حوالہ یا دلیل نہیں دیا۔ اس کے باوجود ہم یہاں مختصراً ان کا جائزہ لیتے ہیں

اول:- اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دعوے منوانے پر پورا پورا زور دیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کے تجدید و احیاء کے کام کی بنیاد ہی آپ کے دعوے پر ہے۔ آپ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ جب شرک والحاد کی صورت میں انکار خدا اپنی پوری دجالی قوتوں کے ساتھ تمام کرۂ ارض پر پھیل رہا ہے۔ آپ کا دعوےٰ ہے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے دنیا کی اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ آپ اپنا دعویٰ منوانے کے لئے بھی پورا زور خرچ کرتے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی آخری زمانے کے متعلق پیشگوئیاں پوری ہونے والی ہیں۔ اور آپ کو کثرت مکالمہ مخاطبہ سے اللہ تعالےٰ نے اس لئے سرفراز فرمایا ہے کہ آپ کے وجود سے زندہ خدا کے وجود اور صداقت رسالت کا ثبوت دنیا کے سامنے رکھا جائے۔ اس طرح آپ کا اپنے دعاوی کو منوانا بھی تو زمانہ حقائق دینیہ کا ایک نہایت اہم جزو بلکہ جزو اعظم ہے۔ جس کا جاننا غیر مسلموں کے لئے بھی ضروری ہے۔ چنانچہ لیکھرام اور ڈوئی وغیرہ کی پیشگوئیاں اس پر شاہد ہیں۔

اگر اس دلیل کو الگ رکھ کر بھی دیکھا جائے۔ تو صرف آپ کی سب سے پہلی تصنیف براہین احمدیہ حصہ ارسم ہی صوفی صاحب کی تردید و تغلیط کے لئے کافی ہے۔ اس کتاب میں حضور اقدس نے نہ صرف آریہ دھرم۔ برہمو سماج۔ عیسائیت اور تمام متداولہ ادیان کو اسلام سے مقابلہ کے لئے چیلنج کیا ہے بلکہ الحاد اور مغربی فلسفہ اور سائنس کو بھی چیلنج کیا ہے۔ صوفی صاحب اگر اس کتاب کے ساتھ اسلامی اصول کی فلاسفی کا خالی الذہن ہو کر مطالعہ کریں گے تو خود ہی اپنی رائے واپس لے لیں گے۔ مگر مصیبت تو یہ ہے کہ ؎

مرے گیت سننے والے ہیں دل کی لے نہ سمجھے
کبھی تال سر کو جانچا کبھی زیر و بم کو دیکھا

مسیح علیہ السلام کی وفات سے مسلمان تو خواہ مخواہ چڑتے ہیں۔ صرف اسی ایک حربہ سے عیسائیت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ (باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق آثارِ قدیمہ کی ایک ناقابلِ تردید شہادت

آدم ثانی کی نسبت ایک نہایت قدیم پیشگوئی

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ربوہ)

انبیاءؑ کی بعثت کی غرض

انبیاء علیہم السلام کی بعثت خدا نمائی ہوتی ہے اور اس روحانی تشنگی کو سیراب کرنا ہوتا ہے جس کی پیاس بجھانے کے لئے تمام انسانی ذرائع ناکام ہو چکے ہیں۔ حتیٰ کہ دنیا تباہی کے کنارے تک پہنچ جاتی ہے۔

یہ ایک واضح امر ہے کہ ہماری مادی آنکھیں رؤیت اللہ جل شانہٗ کی تاب نہیں لاسکتیں۔ اور نہ یہ فانی جسم خداوند ذوالجلال والاکرام کو ظاہری طور پر محسوس کر سکتا ہے۔ اس لئے انسان کو ایمان اور یقین کے درجہ تک پہنچانے کے لئے روحانی اور عقلی ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔ یعنی الہام۔ دلائل پیشگوئیاں اور معجزات۔ اور یہ ذرائع اتم اور اکمل صورت میں صرف انبیاء علیہم السلام کے وجودوں کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔

موجودہ زمانہ کا تقاضہ

موجودہ زمانہ دنیاوی آسائشوں اور سائنس کی ترقی اور مادہ پرستی کے لحاظ سے ایسے درجہ تک پہنچ چکا ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ لوٹ کھسوٹ، جنگ و جدال اور جملہ خرابیوں اور بدکرداریوں میں بھی یہ زمانہ سب سے سبقت لے گیا ہے۔ بلکہ یہ زمانہ گذشتہ زمانوں کی جملہ بے دینیوں اور بگاڑوں کا مجموعہ ہے اس لئے یہ بھی ضروری تھا۔ کہ اس کامل اور آخری ہدایت کا وہ چشمہ پھر زور دار ہوتا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی راہنمائی کے لئے سردار انبیاء سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری فرمایا۔ پھر خود قرآن کریم اور احادیث میں بطور پیشگوئی کے یہ تحدی موجود ہے۔ کہ عین چودہویں صدی کے سر پر جب شیطان اپنی پوری طاقت اور پورے جوش کے ساتھ بنی نوع انسان پر مسلط ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہی سے ایک موعود نبی برپا کیا جائے گا جو کہ قتل دجال، قتل خنزیر اور کسر صلیب کی مہم، قرآنی دلائل اور براہین۔ سر کرے گا۔ اور یہی آیت خاتم النبیینؐ کے معنے ہیں کہ خاتم الانبیاء صلعم کی لائی ہوئی تعلیم کو تمام اقوام کے بگاڑوں کا علاج ثابت کرنے کے لئے ایک ایسا مسیح اور مہدی پیدا ہو۔ جو امتی بھی ہو۔ اور اصلاح خلائق کے لحاظ سے نبی بھی۔ اللہ تعالیٰ نے احیاء اسلام کے لئے مسلمانوں میں سے ہی وہ جرنیل کھڑا کرنا تھا جس نے حسب منطوق آیت استخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے جھنڈے کو سب جھنڈوں پر غالب اور بلند کر کے دکھانا تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
نشان فتح نمایاں بنام ما باشد

اسی نسبت سے اللہ جل شانہٗ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو۔۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب عطا فرمایا۔ تمام انبیاء نے فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اور مسیح مہدی کے نزول کی خوشخبری دی ہے۔

قدیم نوشتوں میں آخری زمانہ کے موعود کا ذکر

باوجود ردّ و بدل کے پرانے نوشتوں میں اب جو کچھ بھی باقی رہ گیا ہے اس میں آخری زمانہ میں ایک اوتار مہدی مسیح یا مصلح اعظم کے نازل ہونے کی پیشگوئی ضرور موجود ہے اور ساتھ ہی زمانے کی تعیین اور جملہ گمراہیوں اور تباہ کن بگاڑوں کا بھی ذکر موجود ہے

عاجز اسی سلسلہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیشگوئی پیش کرنا چاہتا ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے ماتحت چھ ہزار برس سے زائد عرصے سے جوں کی توں محفوظ چلی آتی ہے اور عین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ میں ہی ظاہر ہوئی۔ اور ظاہر بھی ایسے ہاتھوں کے ذریعہ ہوئی جو خود بے دین ہیں۔ بلکہ دنیا کی بے دینی کے لئے امام کا درجہ رکھتے ہیں۔ تا کہ اس کی صداقت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔

یہ پیشگوئی پتھر کے لوح پر کندہ ہے۔ اور احرام مصر سے دستیاب ہوئی ہے جو کہ ایک پتھر کے تابوت میں پوری عقیدت اور احترام کے ساتھ محفوظ کی گئی تھی۔ تواریخ قدیمہ اور قرآن کریم کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بعد عرصہ تک الہامی نوشتوں کو پتھر کی یا مٹی کی سلوں پر کندہ کر کے محفوظ کیا جاتا تھا۔ اور حروف کی پہچان کے لئے تصویروں یا نشانات سے کام لیا جاتا تھا۔ ایسے الواح کا ترجمہ انیسویں صدی میں ممکن ہوا جبکہ ایک فرانسیسی فوجی افسر بنام روسیٹا کو ایک ہی مضمون کے تین رسم الخط مل گئے۔ یہ پتھر جس کو اب Rosetta stone کہتے ہیں۔ لندن کے عجائب گھر میں موجود ہے اس پر تصویری اور میخی رسم الخط کے علاوہ عبرانی میں ترجمہ تھا۔ جس سے اوّل الذکر دونوں رسم الخطوں کو حل کرنے کی چابی ہاتھ آگئی۔

مومنین کے لئے گذشتہ انبیاء کی پیشگوئیاں بہت بڑی تسکین کا باعث ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس طرح ان کو تسلی و تشفی ہو جاتی ہے کہ ان کا ہر قدم خالق و مالک کی رضا اور اس کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق اٹھ رہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ طالوت کے پیرووں کی تسکین ایک ایسے ہی تابوت کے ذریعہ کرائی گئی جس میں آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون کے متعلق پیشگوئیوں پر مشتمل الواح تھے جیسا کہ فرمایا ہے:۔

”ان اٰیۃ ملکہٖ
ان یاتیکم التابوت
فیہ سکینۃ من ربکم
وبقیۃ مما ترک اٰل
موسیٰ واٰل ھٰرون۔

(سورۃ بقرہ ۳۲ع)

اس زمانے کی بھی یہ خصوصیت ہے کہ زمین اپنے دفینے اگل رہی ہے اور ایسے الواح دستیاب ہو رہے ہیں جن میں انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کی جھلک پائی جاتی ہے بلکہ بعض الواح تو پوری صفائی سے توحید باری تعالیٰ کی تعلیم پر مشتمل ملتے ہیں۔ جن کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر میں کیا ہے مگر بعض دجالی صفت مغربی محققین کی عادت ہو چکی ہے کہ جن نشانات میں خالص مذہبی رنگ پایا جاتا ہے۔ یا تو ان کو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ یا سرے سے چھپا ہی جاتے ہیں۔ چنانچہ الواح موسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں بھی مذکور ہے:۔

”قل من انزل الکتاب
الذی جاء بہٖ موسیٰ
نوراً وھدیً للناس۔
تجعلونہٗ قراطیس
تبدونھا وتخفون
کثیراً۔ سورۃ انعام ۱۱ع

”یعنی ان سے پوچھو وہ تعلیم کس نے اتاری تھی۔ جو موسیٰ لے کر آئے جس میں لوگوں کیلئے نور اور ہدایت تھی جس کو تم صفحات میں درج تو کرتے ہو مگر کچھ ظاہر کرتے ہو اور زیادہ حصہ چھپا دیتے ہو۔“

یہ دھوکہ دہی محض اس لئے برتی جاتی ہے تا کہ الٰہی نوشتوں کو ایسا بگاڑا جائے کہ سرچشمہ نور و ہدایت مشکوک ہو جائے اور ان کے نظریات پر زد نہ پڑے۔ (باقی)

علمِ دین حاصل کرنے کا ایک ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں

ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی کتابیں سیٹ کی صورت میں ۲۴ جلدوں میں شائع کر رہی ہے۔ جس کی پہلی جلد جو براہین احمدیہ کے چہار حصص پر مشتمل ہے شائع ہو چکی ہے۔ دوسری جلد مجلس مشاورت تک تیار ہو جائے گی اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیفات (۱) پرانی تحریریں (۲) سرمہ چشم آریہ (۳) شحنۂ حق۔ (۴) حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر۔ پر مشتمل ہے۔ اس سیٹ کی خریداری کے متعلق پہلے تحریکیں کی جا چکی ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اکثر احباب جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ ان روحانی خزائن کے خریدنے سے لاپرواہ ہیں۔ لہٰذا ایسے دوستوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت واضح کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد گرامی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضور دینی علم حاصل کرنے کے طریق بیان کرتے ہوئے ایک طریق یہ بیان فرماتے ہیں۔

"کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھی جائیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے خاص معرفت اور علم دیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی حربہ چلایا ہے۔ مجھے قرآن کریم کا حربہ ملا ہے۔ پس چونکہ آپ کی کتب قرآن کریم کی بے نظیر تفسیر ہیں۔ اس لئے ان کا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔

مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خاص طور پر قرآن کریم کا علم بخشا ہے۔ مگر جب میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں پڑھتا ہوں تو ان سے نئے نئے معارف اور نکات حاصل ہوتے ہیں۔

براہین احمدیہ کو میں کئی مہینوں میں ختم کر سکا تھا۔ میں بڑا پڑھنے والا ہوں۔ کئی کئی سو صفحے لگاتار پڑھ جاتا ہوں۔ مگر براہین کو پڑھتے ہوئے اس وجہ سے اتنی دیر لگی کہ کچھ سطریں پڑھتا تو اس قدر مطالب اور نکتے ذہن میں آنے شروع ہو جاتے کہ آگے نہ پڑھ سکتا اور وہیں کتاب رکھ کر لطف اٹھانے لگ جاتا۔ چونکہ براہین احمدیہ قرآن کریم ہی کی تفسیر ہے۔ اسلئے اس کے پڑھنے سے بھی نئے نئے مطالب سوجھتے ہیں یہی حال حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری کتابوں کا ہے اس لئے ان کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔

دیکھو اس زمانہ میں شیطان اپنے پورے زور اور ساری قوت سے اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے اس کا سر کچلنے کے لئے ایک جماعت تیار کی ہے۔ اس لئے جو شخص اس میں اپنا نام داخل کرائے گا۔ اس پر شیطان ضرور حملہ آور ہوگا۔ کیونکہ ہر ایک اپنے دشمن پر حملہ کرتا ہے۔ چونکہ ہر ایک احمدی شیطان کا دشمن ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ جہاں اسے پاؤں پیں ڈالوں۔ اس لئے شیطان بھی اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ میرا داؤ چلے تو میں اسے پیس ڈالوں اس لئے ہماری شیطان کے ساتھ جنگ ہے۔ اور ہم اس کے مقابلہ کے لئے میدان جنگ میں نکلے ہیں۔ لیکن اگر ہم نہتے اور بغیر اسلحہ کے ہوں تو سمجھ لو کہ ہمارے لئے کس قدر خطرہ کا مقام ہے۔ پس ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ ہمارے ہاتھ میں نہایت تیز اور آبدار تلوار ہو اور وہ تلوار حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں ہیں۔ مگر چونکہ وہ بھی قرآن کریم ہی کی تفسیر ہیں۔ اس لئے وہ بھی تلوار کا ہی کام دیتی ہیں۔

تو قرآن کریم پڑھو اور اس کے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کو خوب یاد کرو۔ یہ تمہارے ہاتھ میں ایسا زبردست اور قوی ہتھیار ہوگا کہ جس کو دیکھتے ہی شیطان بھاگ جائے گا۔ کسی دشمن کو اسی وقت حملہ آور ہونے کی جرأت ہوتی ہے جبکہ وہ دوسرے کو نہتا اور کمزور دیکھتا ہے۔ لیکن جب اسے معلوم ہو کہ میرا مد مقابل نہ صرف قوی اور بہادر ہے بلکہ اس کے ہاتھ میں نہایت تیز اور مضبوط تلوار بھی ہے تو پھر حملہ کرنے کی کبھی جرأت نہیں کر سکتا"

پس اے فرزندان احمدیت اپنے پیارے امام کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو اس تیز تلوار کے ساتھ مسلح کرو۔ جس کے سامنے شیطان نہیں ٹھہر سکتا

الشرکۃ الاسلامیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو خوبصورت سیٹ شائع کرنے کا جو عظیم الشان کام شروع کیا ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے گھروں کو ان روحانی خزائن سے مزین کرو۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے آپ کے دلوں میں اس نیک تحریک کو قبول کرنے کا القاء کرے۔ (آمین)

درخواستِ دعا

میرے خلاف ایک مقدمہ ایک تنقیح غلط وضع ہو جانے کی وجہ سے عدالت ابتدائی میں ہو گیا تھا ۔۔۔۔ اپیل میں ڈسٹرکٹ جج صاحب نے فیصلہ بالحجت کالعدم قرار دیا تھا۔ جس کے خلاف فریق ثانی نے عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں اپیل کر دی تھی مورخہ ۲۴/۳ کو ہائی کورٹ نے تنقیح متنازعہ کی جگہ نئی تنقیح وضع کر کے مقدمہ سینئر سول جج صاحب راولپنڈی ریمانڈ کر دیا اب احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مقدمہ میں کامیاب کرے۔

محمد شریف اسسٹنٹ مشین محلہ ۳ جہلم

قرار دادِ تعزیت

لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کی تمام ممبرات سیدہ طینت جواد صاحبہ کی بے وقت موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں اور ان کے لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور اس کی معصوم بچی کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور سید جواد علی صاحب کو جو اس وقت وطن سے باہر ہیں اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق دے آمین۔

(خاکسارہ عزیزہ فیضی شہر سیالکوٹ)

قرآن مجید سے شغف پیدا کرنے کیلئے ہر احمدی گھرانے میں تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رسالہ "جماعت اسلامی پر تبصرہ"

دوبارہ شائع ہو رہا ہے

جماعت سے رسالہ کی وسیع اشاعت کی اپیل

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

رسالہ "جماعت اسلامی پر تبصرہ" جو حال ہی میں نظارت اصلاح و ارشاد کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ چونکہ ایک ہزار کی تعداد میں طبع ہوا تھا۔ اس لئے چند دنوں کے اندر ہی اس تعداد کا بیشتر حصہ تقسیم ہو گیا۔ لہٰذا نظارت کی طرف سے یہ رسالہ دوبارہ شائع ہو رہا ہے۔ چونکہ پلیٹیں محفوظ کر لی گئی ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ اس کی دوسری اشاعت ہفتہ عشرہ میں ہو جائے گی۔

میں احباب جماعت سے اپیل کروں گا کہ وہ خود بھی اسے منگوا کر پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں بالخصوص جماعت اسلامی کے ارکان متعلقین و ہمدردان میں بھی اس کی وسیع اشاعت کریں تا ہمارے وہ بھائی جو ابھی تک اس "گم کردہ راہ قافلہ" سے چمٹے ہوئے ہیں امام وقت کے دامن سے وابستہ ہو کر اسلام کی حقیقی خدمت بجا لا سکیں۔

جماعتوں کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ نظارت کو رسالہ کے متعلق ان تاثرات سے بھی باخبر کرتے رہیں جن کا اظہار غیر از جماعت حلقوں سے کیا جائے اور اگر کوئی سوال پیدا ہو تو مرکز کی طرف رجوع کیا جائے تا حق کی آواز ایک تنظیم کے ساتھ بلند ہو سکے۔

نظارت نے محض اشاعت کی غرض سے اس مفید رسالہ کی قیمت صرف ایک آنہ رکھی ہے جو وصل لاگت سے بھی کم ہے۔ سَو یا اس سے زائد نسخے خریدنے والی جماعتوں کو اور بھی رعایت کر دی گئی ہے یعنی پانچ روپے سینکڑہ (علاوہ محصول ڈاک) ایک نسخہ منگوانے کی صورت میں بک پوسٹ کے لئے دو آنے کے ٹکٹ بھجوا دیجئے۔

امید ہے احباب جماعت بالخصوص لاہور کراچی۔ راولپنڈی۔ لائلپور۔ ملتان۔ بہاولپور پشاور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ کی احمدی جماعتیں اس دینی خدمت کی طرف خصوصی توجہ دیں گی۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

جماعت احمدیہ شیخوپورہ میں درس قرآن اور دعا

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں روزانہ بعد از نماز عصر ۴½ بجے سے ۶ بجے شام تک ایک پارہ کا درس قرآن پاک دیا جاتا رہا جس کے بعد اجتماعی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی باصحت درازی عمر کے لئے آپ کے سب خاندان کے لئے اور سلسلہ کی ترقی کے لئے نہایت رقت و سوز و گداز سے دعا کی جاتی تھی۔ آخری عشرہ میں افطاری کا انتظام بھی مسجد میں ہوتا رہا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک مکرم امیر صاحب ضلع نے خطبہ جمعہ میں بھی احباب جماعت پڑھ کر سنائی اور دعا کی تحریک کی۔ اسی طرح روزانہ احباب جماعت کثرت سے شامل ہو کر قرآن پاک سنتے اور رب العزت کے حضور عجز و انکسار سے دعائیں کرتے رہے۔

(قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ شیخوپورہ)

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ بشریٰ سلطانہ کا نکاح بعوض حق مہر تین ہزار (۳۰۰۰) روپیہ ہمراہ عزیزم شیخ نصیر الرحمٰن صاحب ابن شیخ عبدالرحمٰن صاحب۔ جناب مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی نے مؤرخہ ۲۸/۱/۵۸ کو رسالپور چھاؤنی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

ملک سردار احمد پوسٹ ماسٹر۔ رسالپور چھاؤنی

میری امی جان مرحومہ

(از مشتاق احمد صاحب ظفر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

میری امی جان محترمہ داغ مفارقت دے کر ۳۰ مارچ ۱۹۵۸ء بمطابق ۹ رمضان المبارک صبح ۴ بجے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کو احمدیت اور اسلام سے خاص محبت تھی۔ تحریک جدید کی ۲۵ سالہ مجاہدہ تھیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تمام تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ مساجد کے چندوں میں دل کھول کر حصہ لیا۔ غرضیکہ حضور کی تمام تحریکوں پر صدق دل سے اور بڑے جوش سے لبیک کہتی رہیں۔

آپ چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکلوتی بیٹی اور چوہدری احمد الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ گجرات کی بھانجی تھیں۔ آپ کے والد مرحوم نے خاص نشانات کے ساتھ احمدیت کو قبول کیا تھا۔ میں چونکہ تمام بھائیوں سے چھوٹا ہوں اس لئے آپ کو مجھ سے بہت محبت تھی اور میری جدائی حتی الامکان برداشت نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ مگر احمدیت کی محبت دوسری تمام چیزوں پر غالب تھی مجھ کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ہی تعلیم دلوائی رہیں اور ہمیشہ یہی نصیحت کرتیں کہ بیٹا اپنے پیارے امام مصلح موعود کی مقدس بستی میں رہ کر وہاں کی برکات سے فائدہ حاصل کرو اور حضور کے احکام کی صدق دل سے پیروی کرو۔

آپ کی بیماری طوالت اختیار کر گئی تھی مگر آپ گھبرائی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہنے کے لئے ہر دم تیار تھیں۔ آخری رات بھی میرے دریافت کرنے پر کہ امی جان گھبرائی تو نہیں کہنے لگیں۔

"میں قطعاً نہیں گھبرائی بلکہ خدا تعالیٰ کی تقدیر پر شاکر ہوں اور اس کے ہر حکم کے لئے تیار ہوں۔ البتہ آپ لوگ گھبرا رہے ہیں اور بے صبری کا نمونہ دکھا رہے ہیں یہ بات خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا!"

عمر بھر غریبوں اور محتاجوں سے احسان اور شفقت سے پیش آتی رہیں اور سخاوت سے کام لیتی رہیں۔ بیماری کے دوران میں محترم اباجان حمید یم کے لئے اپنے گھر منٹگمری گئے تو دیکھا کہ گاؤں کے بہت سے غریب لوگ مل کر رو رو کر دعائیں کر رہے تھے کہ اے خدا ہم کو اس نعمت سے محروم نہ کرنا۔ انہوں نے ہماری ہر مصیبت اور مشکل میں دل کھول کر مدد کی ہے ان کی جدائی سے ہم ایک بہت بڑے وسیلے سے محروم ہو جائیں گے۔

آپ کے والد مرحوم نے کافی عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد ۱۲ دسمبر ۱۹۵۷ء کو وفات پائی۔ اور ان کی وفات آپ کے لئے ایسا صدمہ ثابت ہوئی کہ اس دن کے بعد آپ کی صحت خراب ہونی شروع ہو گئی۔ ۲۴ دسمبر کو منٹگمری سے جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے ربوہ تشریف لائیں مگر واپس گھر جانا نصیب نہ ہوا۔ واپسی پر لاہور میں چند روز کے قیام کا خیال تھا۔ اور وہاں پہنچنے پر ۳۱ دسمبر کو رات ۲ بجے پیٹ میں اچانک درد اٹھا۔ اور بیماری روز بروز طول پکڑتی گئی کبھی صحت ٹھیک بھی ہو جاتی مگر پھر بیماری کا زور ہو جاتا۔ ۳۰ مارچ کو ۴ بجے صبح اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ۴۸ سال کی عمر میں میو ہسپتال لاہور میں وفات پائی۔

مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ جلسہ سالانہ کے دوران ہی آپ میرے بڑے بھائی بشیر ممتاز احمد کے ساتھ پہاڑی کی سیر سے واپس آ رہی تھیں کہ بہشتی مقبرہ سے گزر ہوا اور کہنے لگیں کہ بیٹا یہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں جو حضرت ام المومنین کے قرب میں دفن ہیں اور کیا ہی بہتر ہو کہ آپ میری وصیت کر دیں اور میری وفات کے بعد مجھے بھی اسی قبرستان میں دفن کریں۔

آپ کی بیماری کے دوران میں تقریباً ہر روز حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں بذریعہ چٹھی یا تار درخواست دعا کی جاتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان کی وفات سے کئی روز قبل ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارہ پا کر ہم کو مطلع کر دیا تھا اور ازراہ شفقت صبر کی تلقین فرمائی تھی۔

مرحومہ کا جنازہ ان کی وصیت کے مطابق بذریعہ موٹر ربوہ لایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور ازراہ شفقت کافی دور تک جنازہ کو کندھا دیا۔ مرحومہ نے چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

سیرت سید الانبیاء — اور — الواح الہدیٰ

کے متعلق

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا ریویو

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے سیرۃ خاتم النبیین تالیف فرما کر اہل اسلام پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ سیرۃ نبوی پر مختلف زبانوں میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے بعض بعض نہایت عمدہ اور مکمل بھی سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن سیرۃ خاتم النبیین آپ ہی اپنی نظیر اور آپ ہی اپنا جواب ہے۔ دلچسپ پر معارف و مدلل ہونے کے علاوہ اس کتاب میں ایک ایسی مفید اور ضروری بات ہے جو صرف اسی کتاب سے مخصوص ہے۔ روایات کے اختلاف کی بناء پر سیرۃ نبوی کے واقعات سے متعلق ناظرین کے دلوں میں جو الجھنیں پیدا ہوتی ہیں اور غیر مسلم خصوصاً مستشرقین نے سیرۃ نبوی پر جو اعتراضات کئے ہیں اور اسلام کے مختلف فرقوں کے مختلف خیالات نے جو شکوک و شبہات پیدا کر دئے ہیں اس کتاب لاجواب میں اس خوبی و خوش اسلوبی اور پُرزور دلنشین دلائل سے صاف کر دئے گئے کہ دل سے بے اختیار سبحان اللہ وجزاہم اللہ نکلتا ہے۔

میں بڑی مسرت و بشاشت سے کہتا ہوں کہ یہ ایک بہت ہی مفید و گرانقدر کتاب ہے اور موجودہ زمانے کی وہ ضروری باتیں جو سیرۃ نبوی سے متعلق ہیں اسوقت تک صرف اسی کتاب میں مل سکتی ہیں۔ زبان اور انداز بیان اتنا سلیس صاف، عام فہم اور دلکش ہے کہ عورتیں اور بچے بھی پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تحریر کی شگفتگی بیان کی متانت دلائل کی قوت اور مضمون کی جامعیت اس کتاب کا طرہ امتیاز ہیں۔ یہ بے نظیر لاجواب اور اطمینان بخش کتاب تین مبسوط جلدوں میں ہے۔ پہلی اور دوسری جلدیں نایاب ہو چکی ہیں۔ اور معلوم نہیں کہ کب طبع ہوں۔ جناب مولانا عبد القادر (مولوی فاضل) مستحق شکریہ و مبارکباد ہیں کہ آپ نے اس نادر و بیش بہا کتاب کی تینوں [illegible] کر کے سیرۃ سید الانبیاء نام رکھا اور خلاصہ بھی ۱۹۳۹ء میں شائع ہو کر عرصہ سے نایاب ہو گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے مہاشہ فضل حسین صاحب کو کہ آپ نے بہت ناموافق حالات میں یہ کتاب جس میں مؤلف نے بہت سی ترمیم و اضافہ بھی فرمایا ہے دوبارہ چھپوا دی ہے۔ اس کی ضخامت تین سو صفحات ہیں کاغذ عمدہ کتابت نفیس اور طباعت پسندیدہ ہے۔ اور قیمت دو روپیہ احمدیہ کتابستان ربوہ سے مل سکتی ہے

مہاشہ صاحب ابھی حال ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کا ایک مجموعہ بھی **الواح الہدیٰ** کے نام سے شائع فرما چکے ہیں۔ اور اب یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ کا گلدستہ ملک میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ کی یہ خدمت قبول فرمائے اور اپنے بندوں کو یہ توفیق بخشے کہ وہ ان دونوں مفید بابرکت کتابوں کو ہاتھوں ہاتھ سے کر ان کے پھر چھپنے کا موقع پیدا کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔ الحمد للہ رب العٰلمین

کتابت عمدہ۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب حجم تین سو صفحے مگر قیمت صرف دو روپیہ **الواح الہدیٰ** کی بھی تھوڑی سی تعداد موجود ہے۔ جس کا حجم سوا تین سو صفحات اور قیمت صرف دو روپیہ ہے۔ احباب جلد منگوا لیں۔ ورنہ نئے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ملنے کا پتہ:- احمدیہ کتابستان ربوہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ نَبْتَلِیْہِ بِذُرِّیَّۃٍ فَاسِقَۃٍ
مُلْحِدَۃٍ یَمِیْلُوْنَ اِلَی الدُّنْیَا لَا یَعْبُدُوْنَنِیْ شَیْئًا"

کہ جو قرآن سے روگردانی کرے گا اُسے میں فاسق اور ملحد اولاد دوں گا۔ جو دنیادار ہوں گے اور میری عبادت نہیں کریں گے۔

اس الہام سے یہ امر بالکل عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تعلق اور دینی روح کے قیام کا انحصار قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے پر ہے۔

اس زمانہ کے مامور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی کتب قرآن کریم کی بہترین تفسیریں ہیں اور ان کے پڑھنے سے زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے اور مردہ روحیں زندہ ہوتی ہیں۔

لہٰذا تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے اور خصوصاً ان کے قائدین سے التماس ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کا اہتمام فرمائیں۔

(۱) اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ہر خادم روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے ایک حصے کا ترجمہ سمجھنے کی سعی کرتا ہے۔

(۲) اسی طرح سے ہر خادم روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتا ہے خواہ دس پندرہ منٹ روزانہ ہی اس کام کے لئے وقف کرے لیکن روزانہ مطالعہ ضرور کرے۔

(۳) ہر خادم اپنے دینی مطالعہ کے کوائف کو بطور یادداشت اپنی ڈائری میں نوٹ کرتا جائے تا قائدین گاہے گاہے اس امر میں ان کا جائزہ لے سکیں۔

(۴) ہر مجلس اپنے ہاں ایک لائبریری قائم کرے۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر صغیر۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اسی طرح آپ کے خلفاء کی کتب اس میں جمع کریں۔ خرید کتب کے لئے آپس میں چندہ جمع کیا جا سکتا ہے

(۵) جن خدام کے پاس اپنی کتب نہ ہوں وہ روزانہ اپنی لائبریری میں آکر مطالعہ کریں اور اپنی ڈائری میں نوٹ کر کے جائیں۔

(۶) تمام قائدین ماہانہ رپورٹ میں شعبہ تعلیم کے خانے میں اپنی ان مساعی اور ان کے نتائج کا تذکرہ کیا کریں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میں تقریباً تین سال سے پیشاب کی مرض میں مبتلا ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے (محمد افضل اوجلوی کیانیا دھر میوارہ)

(۲) میری بڑی لڑکی بیگم نسیم سعید ایم اے آجکل یرکان میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت یاب کرے۔ آمین
بیگم شفیع مدیرہ اخبار دستکاری۔ لاہور

(۳) خاکسار اور ہمارے حلقہ کے تین چار خدام اس سال ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
شیخ عبد الماجد امجد زعیم حلقہ دہلی دروازہ - لاہور

(۴) مکرم شیخ فضل کریم صاحب کی اہلیہ صاحبہ تاحال بیمار ہیں۔ اب فضل عمر ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد خورشید اختر)

(۵) میرا چھوٹا لڑکا حمید احمد [illegible] لائف میں اعلیٰ تعلیم کے لئے گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب اور خیریت کے ساتھ واپس آئے۔ (اہلیہ ملک اللہ رکھا - لاہور)

(۶) عزیزم محمود احمد کی بائیں ٹانگ پر فالج ہوا تھا۔ اور ٹانگ سوکھ گئی تھی۔ مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین
غلام احمد قائد خدام الاحمدیہ ضلع بہاولپور

(۷) مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب کھٹی سپرنٹنڈنٹ دفتر بجلی لائلپور ایک عرصہ سے مقدمات کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے کافی نقصان اور پریشانی کا سامنا ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اس پریشانی سے نکالے۔
محمد اسمٰعیل دیا گڑھی

بھارت کو صرف طاقت کے ذریعے معقول مؤقف کا قائل کیا جا سکتا ہے

نہرو کی طرف سے گراہم تجاویز کے استرداد پر برطانوی اخبار کا تبصرہ

لندن (ڈاک سے) اخبار "گلاسگو ہیرالڈ" نے گذشتہ گراہم رپورٹ اور اس پر بھارت کے ردعمل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ طاقت کے سوا کوئی چیز بھارت کو کشمیر میں اپنی پوزیشن چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ چہ جائیکہ اسے اپنے مطالبات سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا جائے۔ جو اور بھی مشکل کام ہے۔

ڈاکٹر گراہم کی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے اس اخبار نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر گراہم نے بھارت اور پاکستان کے درمیان کانفرنس کے لئے میدان ہموار کرنے کی کوشش میں جتنا عرصہ صرف کیا وہ سب ضائع ہو گیا اب کسی اعلیٰ سطح کی کانفرنس کے انعقاد کے امکانات نہیں ہیں۔ پاکستان تو رضامند تھا۔ لیکن بھارت نے یہ کہہ کر اسے رد کر دیا کہ اس سے دونوں ملک ایک ہی سطح پر آ جائیں گے۔ مسٹر نہرو نے چند سال پہلے استصواب رائے عامہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اب جو انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ اس سے کشیدگی بڑھ گئی ہے یہ کہنا کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کے ذریعہ استصواب کا مقصد پورا ہو گیا محض عذر لنگ ہے۔ مزید برآں اس دلیل میں بھی کوئی وزن نہیں ہے کہ مہاراجہ نے بھارت سے کشمیر کا الحاق کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت صرف ایک حقیقت سے خائف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر کشمیریوں نے استصواب رائے عامہ میں حصہ لیا تو وہ یقینی طور پر پاکستان میں شامل ہوں گے۔

حاجیوں کے جہازوں کی روانگی میں تاخیر

کراچی ۱۸ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق عازمین حج کا پہلا جہاز "ایمپائر اورویل" مئی کے تیسرے ہفتے میں کراچی سے جدہ روانہ ہو گا۔ اس جہاز میں خرابی کے باعث اس کی روانگی میں ناگزیر تاخیر ہو گئی ہے۔ جن عازمین حج کو اس جہاز کے ریزرویشن کارڈ جاری کئے گئے ہیں۔ انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ۱۰ مئی کو حج بکنگ آفیسر کراچی کو اپنے کراچی کے پہنچنے کی اطلاع دے دیں۔

عازمین حج کا دوسرا جہاز تین مئی کو روانہ ہونے والا تھا۔ اس کے مسافروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک کراچی روانہ نہ ہوں۔ جب تک انہیں نئے ریزرویشن کارڈ نہ مل جائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

سرکاری اراضی کے نیلام کی شرائط

لاہور ۱۸ اپریل۔ تحصیل چنیوٹ میں لوئر چناب کینال کالونی کی سرکاری اراضی کا نیلام جو ۲۸ اور ۲۹ اپریل کو ہونے والا ہے۔ صوبائی حکومت کی حتمی منظوری اور توثیق کے تابع ہو گا۔ سب سے زیادہ بولی دینے والا کوئی شخص اس وقت تک خریدار متصور نہیں ہو گا۔ جب تک صوبائی حکومت اس کی تصدیق نہیں کرے گی۔

گرمیوں میں سرکاری ملازمین کا لباس

لاہور ۱۸ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے اپنے ملازمین کو اجازت دے دی ہے کہ وہ موسم گرما کے دوران میں دفاتر میں کھلے گلے والی قمیص یا بشرٹ اور پتلون یا کھلے گلے والی قمیص اور شلوار یا پاجامہ پہن کر آ سکتے ہیں۔

دریائے کابل میں سیلاب آگیا

پشاور ۱۸ اپریل کل رات دریائے کابل میں پھر اچانک سیلاب آگیا۔ اور دریا کا پانی وارسک کے زیر تعمیر بند تک پہنچ گیا۔ یہ سیلاب طاس کے علاقے میں غیر معمولی بارشوں کے سبب آیا ہے۔

فوجی تیاریوں کے لئے تین ارب روپیہ

نئی دہلی ۱۸ اپریل بھارتی پارلیمنٹ نے کل نئے سال کی فوجی تیاریوں کا بجٹ منظور کر لیا۔ جس کے تحت بری بحری اور فضائی افواج پر تین ارب سے زائد روپیہ صرف کیا جائے گا۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر مینن نے فوجی تیاریوں کے مطالبہ زر پر بحث ختم کرتے ہوئے زائد فوجی اخراجات کی حمایت کی اور کہا کہ بھارت کو اپنی غیر جانبداری کی حفاظت کرنی ہی پڑے گی۔ آپ نے کہا کہ اس سال فضائیہ کو جدید اور مضبوط بنانے پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ اس سے قبل بھارتی ارکان پارلیمنٹ نے اپنی تقریروں میں پاکستان کو بھارت کا دشمن نمبر ایک قرار دیا اور کہا کہ فوجی تیاریوں پر اور زیادہ روپیہ صرف ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سوباندرو کا بیان

ٹوکیو ۱۸ اپریل۔ انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے جو آج کل جاپان کا دورہ کر رہے ہیں گذشتہ رات ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ انڈونیشیا میں اس وقت جو بد امنی پھیلی ہوئی ہے وہ جلد ہی ختم ہو جائے گی۔ ڈاکٹر سوباندریو جاپان اور انڈونیشیا کے درمیان معاہدہ امن کی دستاویزات کا تبادلہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے تھے آپ نے کانفرنس میں بتایا کہ انڈونیشیا کبھی دوسرا کوریا یا ویٹ نام نہیں بنے گا۔

امریکہ افریقہ کے آزاد ممالک کی مدد کے لئے تیار ہے

افریقی کانفرنس کے نام مسٹر ڈلس کا پیغام

گھانا ۱۸ اپریل۔ آزاد افریقی ممالک کی کانفرنس کے نام ایک پیغام میں امریکی وزیر خارجہ ڈلس نے کہا ہے کہ امریکہ ان ممالک کے استحکام و خوشحالی کی ترقی میں ہر ممکن مدد کے لئے تیار رہے گا۔

مسٹر ڈلس کا پیغام گھانا کے وزیر اعظم ڈاکٹر نکرومانے پڑھ کر سنایا۔ اس میں امریکی حکومت اور عوام کی طرف سے افریقہ کے لوگوں کو ہمدردی کا یقین دلایا گیا ہے

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

باجلاس جناب رانا عبدالحمید خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم لائلپور تحصیل چنیوٹ

محمد علی ولد جھنڈو قوم گوجر سکنہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ

بنام

عمر الدین۔ مہر الدین۔ خواجہ دین پسران مرید۔ مسماۃ نور بی بی دختر رید۔ علی بخش۔ رحمت علی رحیم بخش۔ غلام محمد پسران حاکو۔ مسماۃ کاکی۔ مسماۃ رحمت بی بی دختران حاکو۔ سلطان۔ عزیز پسران اللہ دتہ۔ مسماۃ بھاگو دختر اللہ دتہ اقوام گوجر سکنہ نامعلوم مسئول الیہم۔

درخواست نظر ثانی انتقال ۹ مہاجرین موضع احمد نگر تحصیل چنیوٹ

وراثت مسماۃ سائراں بیوہ نگاہیا متوفیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مندرجہ بالا مسئول الیہم کی سکونت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تعمیل عام ذرائع سے ہونی ناممکن ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار عام ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مؤرخہ ۳۰-۴-۵۸ بوقت ۸ بجے صبح بمقام لائلپور حاضر آکر کوئی عذر ہو تو پیش کریں۔ عدم حاضری کی صورت میں کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۹ ر اپریل ۱۹۵۸ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم لائلپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق آثار قدیمہ کی ناقابل تردید شہادت

(بقیہ صفحہ ۳)

اس کے دعویٰ کے وقت آسمان پر رمضان کے مہینہ میں کسوف و خسوف ہو۔ (۴) چوتھی یہ کہ اس دعوے کے وقت میں بجائے اونٹوں کے ایک سواری دنیا میں پیدا ہو جائے"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳)

غرض سورۃ العصر کے یہ اعداد نہ صرف قرآن کریم کے ایک معجزانہ بطن کا اظہار کرتے ہیں بلکہ الہام کا منجانب اللہ ہونا بھی ثابت کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ منکروں کے لئے کوئی فرار کی راہ باقی نہیں رہتی۔ ہاں ایک ہی راستہ باقی رہ جاتا ہے۔ یعنی شقاوت قلبی کا۔ مگر انبیاء علیہم السلام کی تو یہی کوشش ہوتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے غضب سے بچے اور اس کی رضا کی راہیں اختیار کرے تاکہ اسے دونوں جہانوں میں سرخروئی حاصل ہو۔ اور وہ اس کوشش میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔ اسی لئے معجزات پیشگوئیوں اور الہامات سے مزین ہو کر آتے ہیں۔ والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

ایڈیٹوریل نوٹ

(بقیہ صفحہ ۲)

سے ان کی ڈاڑھی تو سبز ہو گئی اور اس نے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ ان آیات میں حضرت عیسےٰ کا جو مقام اور مرتبہ بیان کیا گیا ہے اس سے میں ایک تنکے سے بھی زیادہ اس کا مرتبہ نہیں سمجھتا۔ اور مسلمان مہاجروں کو کفار کے وفد کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا اور کفار خائب و خاسر ہو کر واپس مکہ چلے گئے۔

دوسری سورۃ طٰہٰ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم کے قتل کے ارادہ سے نکلے اور انہیں راستے میں بتایا گیا کہ تمہاری ہمشیرہ بھی تو اسی دین پر ہے۔ اس لئے وہ پہلے ان کے گھر گئے۔ وہاں ان کے پاس انہوں نے سورہ طٰہٰ سنی اور اس کا ایسا اثر ہوا کہ وہ نکلے تو آنحضرت صلعم کے قتل کے ارادہ سے تھے۔ لیکن آپ خود روحانی تلوار کے کشتہ بن گئے۔

تیسری سورۃ انبیاء ہے جس میں انبیاء کے حالات اور ان سے ان کی قوموں نے جو سلوک کیا اس کا دردناک پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے نیز فلسطین کے مسلمانوں کو واپس دئیے جانے کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔

یہ تینوں سورتیں نہایت اہم ہیں ان کی تفسیر نہایت دلکش انداز میں کی گئی ہے۔ اور بہت سے نئے معارف و حقائق بیان کئے گئے ہیں جو پہلی تفسیروں میں نہیں پائے جاتے۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے طلب فرمائیں۔ جو جماعتیں یکدفعہ ۲۵ جلدوں سے زیادہ خرید کریں گی انہیں قیمت میں خاص رعایت بھی دی جائے گی یہ خوبصورت جلد صرف آٹھ روپیہ میں شرکت اسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہے۔

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¾									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¾									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴